

# از عدالت عظمیٰ

22 دسمبر 1952

اینگلو فرنچ ٹیکسٹائل کمپنی لمیٹڈ

بنام

انکم ٹیکس کمشنر، مدراس۔

[مہر چند مہاجن، داس، ویوین بوس اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ (XI بابت 1922) کی ذیلی دفعہ 24 (2)، 34- ریٹرن پر نقصان ظاہر ہونا۔ آیا نقصان ریکارڈ کیا جا سکتا ہے اور آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ دوبارہ تشخیص کے لیے کارروائی۔ کیا پوری تشخیص کو دوبارہ کھولا جاسکتا ہے۔ ایک ٹیکس دہندہ نے آمدنی کو "صفر" کے طور پر دکھاتے ہوئے ریٹرن جمع کرایا اور اس ریٹرن کو انکم ٹیکس افسر نے قبول کر لیا۔ اگلے سال انکم ٹیکس افسر نے دفعہ 34 (1) (ب) کے تحت ٹیکس دہندہ کو ایک نوٹس بھیجا جس میں نئے ریٹرن کا مطالبہ کیا گیا۔ ٹیکس دہندہ نے ایک ریٹرن جمع کرایا جس میں آمدنی کو "صفر" اور 3,92,357 روپے کا نقصان دکھایا گیا ہے۔ اور دعویٰ کیا کہ نقصان کو درج کیا جانا چاہیے اور انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 24 (2) کے تحت آگے بڑھایا جانا چاہیے۔ نقصان صرف ایک کاروبار کے منافع اور نقصان کے کھاتے میں توازن قائم کرنے سے ہوا:

کہا گیا ہے کہ ٹیکس دہندہ نقصان کا تعین کرنے اور اسے دو جوہات کی بناء پر آگے بڑھانے کا حقدار نہیں تھا، پہلا، کیونکہ جب کسی بھی سرے کے تحت کوئی آمدنی نہیں ہے تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس کے خلاف دفعہ 24 (1) کے تحت اس سال میں نقصان کا حساب لگایا جاسکے۔ اور ایسا نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (2) عمل میں نہیں آتا؛ دوسرا، دفعہ 24 (2) کے تحت تشخیص کا دعویٰ صرف اس صورت میں کیا جاسکتا ہے جب نقصان ایک ہی سرے کے تحت پیدا ہوتا ہے اور وہ منافع جس کے خلاف اسے کسی دوسرے سرے کے تحت تشخیص کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ آیا جب آمدنی کی تشخیص کے لیے دفعہ 34 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے جو تشخیص سے بچ گیا ہے، تو ٹیکس دہندہ پوری کارروائی کو دوبارہ کھولنے کا حقدار ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 13 بابت 1952 - 1947 کے کیس نمبر 28 میں 18 جنوری 1950 کو مدراس کی عدالت عالیہ آف جوڈیکل پچر (ستیا نارائن راؤ اور شونا تھ شاستری جج صاحبان) کے فیصلے اور حکم کی سے اپیل۔ اپیل کنندہ کی طرف سے او۔ ٹی۔ جی نمبیار (ایس۔ این۔ مکھرجی، بشمول)۔

مدعا علیہ کی طرف سے بھارت کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلو اڈ اور بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی۔ کے۔ ڈیفٹری (جی این جوشی

اور پی اے مہتا، بشمول)۔

22 دسمبر 1952ء - عدالت کا فیصلہ بوس جسٹس کے ذریعے دیا گیا۔ درج ذیل سوال کو انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے بھارتیہ انکم ٹیکس

ایکٹ 1922 کی دفعہ 66(1) کے تحت مدراس عدالت عالیہ کو بھیجا تھا:

"چاہے کیس حقائق پر ہو یا حالات پر۔ جب بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 23(1) کے تحت تشخیص کی گئی ہو، جس میں ٹیکس دہندہ کی کمپنی کی آمدنی کا تعین 'صفر' کے طور پر کیا گیا ہو اور جب دفعہ 34 کے تحت اس آمدنی کا اندازہ لگانے کے لیے کارروائی شروع کی گئی ہو جس کے بارے میں انکم ٹیکس افسر کا خیال ہے کہ وہ تشخیص سے بچ گیا ہے تو ٹیکس دہندہ کی کمپنی یہ دعویٰ کرنے کی حقدار ہے کہ پچھلے سال میں اس کے ذریعے حاصل ہونے والے منافع اور فوائد (بشمول فرسودگی الاؤنس) کے نقصان کا تعین اس طرح کی کارروائی کے دوران کیا جانا چاہیے۔

"ہم اس معاملے میں تشخیصی سال 1941-42 سے متعلق ہیں۔ تشخیص کنندہ اینگلو فرانسسی ٹیکسٹائل کمپنی ہے، یہ ایک کمپنی ہے جو برطانیہ میں شامل ہے۔ یہ فرانسسی بھارت کے پانڈتپیری میں کتائی اور بنائی ملوں کا مالک ہے اور وہاں سوت اور کپڑا تیار کرتا ہے۔ پیداوار کے لیے ضروری خام مال، کسی بھی قیمت پر اس کا زیادہ تر حصہ، جیسے کپاس، اس وقت کے برطانوی بھارت میں، اس کے ایجنٹوں میسٹ اینڈ کمپنی لمیٹڈ مدراس کے بذریعے خریدا جاتا تھا۔ اس کے تیار کردہ سامان کا بڑا حصہ برطانوی بھارت میں بھی فروخت کیا جاتا تھا، باقی کہیں اور فروخت کیا جاتا تھا۔ لیکن اس معاملے کے سال کے مواد میں، اس نے برطانوی بھارت میں کوئی کاروبار نہیں کیا اور اس کے مطابق اس نے انکم ٹیکس حکام کو کوئی ریٹرن جمع نہیں کرایا۔

25 اپریل 1941 کو انکم ٹیکس افسر نے ٹیکس دہندہ کو نوٹس جاری کیا اور ریٹرن طلب کیا۔ ٹیکس دہندہ نے 9 جون 1941 کو جواب دیا کہ اس کے پاس "ہر وقت تشخیصی سال کے لیے مواد ہے کہ برطانوی بھارت میں کوئی کاروبار نہیں ہوا ہے" اور اس کے نتیجے میں برطانوی بھارت میں کوئی منافع حاصل نہیں ہوا یا جمع نہیں ہوا یا موصول نہیں ہوا اور اس لیے ٹیکس دہندہ "بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کے توضیحات کی تعمیل کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے"۔ "تشخیص کنندہ نے مزید کہا۔

"ان حالات میں کمپنی ریٹرن کرنے کی ذمہ دار نہیں ہے لیکن کمپنی کے کسی بھی حکم کے خلاف اپیل کرنے کے حق کو برقرار رکھنے کے مقصد سے جو آپ کی طرف سے منظور کیا جاسکتا ہے، اگر ضروری ہو تو، ہم اس کے ساتھ بغیر کسی مضرت کے ریٹرن ٹل کی رسید جمع کراتے ہیں جس کا براہ کرم اعتراف کریں۔"

خط کے ساتھ کاغذ کا ایک ٹکڑا منسلک کیا گیا تھا جسے "نیل" ریٹرن کہا گیا ہے۔ یہ معمول کی شائع کردہ شکل ہے جس میں ریٹرن عام طور پر کی جاتی ہے لیکن پوری صورت میں واحد اندراج لفظ "نل" ہے۔ مندرجہ ذیل اظہار بھی شامل کیا گیا:

"میں مزید اظہار کرتا ہوں کہ کمپنی پچھلے سال وغیرہ کے دوران برطانوی بھارت میں رہائشی نہیں تھی۔"

25 مارچ 1942 کو انکم ٹیکس افسر نے مندرجہ ذیل حکم دیا جسے انہوں نے تشخیصی حکم کہا:

"کمپنی نے واضح طور پر آمدنی میں کوئی ریٹرن اس وجہ سے نہیں کیا کہ وہ برطانوی بھارت میں کوئی کاروبار نہیں کر رہی ہے۔ میں

کمپنی کی طرف سے دائر کردہ آمدنی کی ریٹرن کو قبول کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ یہ 1941-42 سال کے لیے ٹیکس کا ذمہ دار نہیں ہے۔

ایک سال بعد، یعنی 9 مارچ 1943 کو، انکم ٹیکس افسر نے ٹیکس دہندہ کو درج ذیل شرائط میں دفعہ 34(1)(ب) کے تحت نوٹس بھیجا:

"جب کہ میرے نگاہ میں آنے والی یقینی معلومات کے نتیجے میں، میں نے انکشاف کیا ہے کہ 31 مارچ 1942 کو ختم ہونے والے سال کے لیے آپ کی آمدنی جو انکم ٹیکس کے لیے قابل قدر ہے، یعنی (ا) تشخیص سے بچ گئی ہے۔

اس لیے میں مذکورہ آمدنی کا اندازہ لگانے کی تجویز کرتا ہوں جو (اے) تشخیص سے بچ گئی۔

میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنی کل آمدنی اور مذکورہ سال کے لیے قابل تشخیص کل عالمی آمدنی کی منسلک شکل میں مجھے ریٹرن فراہم کریں۔"

اس کے جواب میں ٹیکس دہندہ نے دوبارہ وہی "نل" ریٹرن جمع کرایا اور ایک فرسٹ دائر کیا جس میں 392357 روپے کا نقصان اس کی کل عالمی آمدنی پر ظاہر کیا گیا۔ یہ 31 مئی 1944 کا دن تھا۔

انکم ٹیکس افسر نے 2 جون 1944 کو اس پر حکم جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکس دہندہ ایک غیر رہائشی کمپنی تھی اور اس سال کے دوران برطانوی بھارت میں کوئی فروخت متاثر نہیں ہوئی اور اس نے مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ کیا:

"چونکہ عالمی کاروبار کا خالص نتیجہ صرف نقصان ہی ہے، اس لیے کپاس کی خریداری کے سلسلے میں دفعہ 42(1) اور 42(3) کے تحت برطانوی بھارت میں کارروائیوں سے منسوب منافع کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ اس لیے دائر کردہ نل ریٹرن قبول کیا جاتا ہے۔

اس لیے 1941-42 کے لیے کوئی تشخیص نہیں ہے۔ چونکہ یہ ایک غیر رہائشی کمپنی ہے، اس لیے نقصان کو دفعہ 24(2) کے تحت آگے بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس دفعہ کا اطلاق غیر رہائشیوں پر نہیں ہوتا ہے۔

"حکم کا آخری حصہ وہ ہے جو ٹیکس دہندہ کی شکایت دور کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ انکم ٹیکس افسر اس کے نقصان کا بیان قبول کرنے کے بعد اسے ریکارڈ کرنے اور اسے آگے لے جانے کا پابند تھا۔

اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر آف انکم ٹیکس اور انکم ٹیکس اپیل لیٹ ٹریبونل میں اپیلیں کی گئیں اور بالآخر عدالت عالیہ کا حوالہ دیا گیا۔ ٹیکس دہندہ مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے اور اب یہاں اپیل کرتا ہے۔

تشخیص کنندہ کی دلیل درج ذیل قانون کے دفعہ 34 پر مبنی ہے۔ پہلا ذیلی دفعہ بیان کرتا ہے۔ کہ جب اس دفعہ کے تحت کوئی نوٹس جاری کیا جاتا ہے تو انکم ٹیکس افسر اس طرح کی آمدنی، منافع یا فوائد کا جائزہ لینے یا دوبارہ جائزہ لینے یا نقصان یا فرسودگی الاؤنس کی دوبارہ گنتی کرنے کے لیے آگے بڑھ سکتا ہے اور یہ کہ

"اس ایکٹ کی توضیحات، جہاں تک ہو سکے، اس کے مطابق لاگو ہوں گی جیسے کہ نوٹس ایک نوٹس ہو دفعہ 22 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت جاری کیا گیا۔

"یہ کہا جاتا ہے کہ دفعہ 24(2) کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

ہمیں یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا یہ دلیل اچھی طرح سے قائم ہے، یعنی، آیا ٹیکس دہندہ کا روائی کو دوبارہ کھولنے کا دعویٰ کر سکتا ہے، کیونکہ، اگر وہ کر سکتا ہے تو بھی، ہماری رائے ہے کہ اسے وہ نہیں مل سکتا جو وہ مانگتا ہے۔ ایکٹ میں ایسی کوئی توضیحات نہیں ہے جو ٹیکس دہندہ کو نقصان ریکارڈ کرنے یا اس کی گنتی کرنے کا حق دیتی ہو، جب تک کہ نقصان کے ساتھ کچھ نہ کیا جائے۔ اس طرح، دفعہ 24(1) کے تحت کسی آمدنی، منافع یا اضافہ کے خلاف نقصان کا حساب لگایا جاسکتا ہے اور ذیلی دفعہ (2) کے تحت نقصان کا توازن وہاں مقرر کردہ شرائط پر اگلے سال تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے جسے امداد کے لیے بلایا جاسکے۔ لیکن ذیلی دفعہ (2) کے تحت نقصان کو اس وقت آگے بڑھایا جاسکتا ہے جب "ذیلی دفعہ (1) کے تحت نقصان کو مکمل طور پر طے نہیں کیا جاسکتا"، اور اس صورت میں صرف "جو حصہ اس طرح طے نہیں کیا گیا ہے" اسے آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس لیے ہمیں ذیلی دفعہ (1) پر واپس پھینک دیا گیا ہے۔

ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ جہاں کوئی ٹیکس دہندہ دفعہ 6 میں مذکور کسی بھی سرے کے تحت کسی بھی سال میں منافع یا منافع کا نقصان برداشت کرتا ہے، وہ اس سال میں اپنی آمدنی، منافع یا اضافہ کے خلاف نقصان کی رقم کو کسی دوسرے سرے کے تحت طے کرنے کا حقدار ہوگا۔

لہذا، یہ طے کرنے کا کوئی سوال پیدا ہونے سے پہلے، (1) دفعہ 6 میں مذکور ایک یا زیادہ سروں کے تحت نقصان، اور (2) کسی دوسرے سروں کے تحت آمدنی، منافع یا اضافہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد یہ ہے کہ جب کسی سرے کے تحت کوئی آمدنی بالکل نہیں ہوتی، تو ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی جس کے خلاف اس سال نقصان کا حساب لگایا جاسکے اور جب تک کہ ایسا نہیں کیا جاسکے، ذیلی دفعہ (2) عمل میں نہیں آتی۔

اس کے بعد، طے شدہ کا دفعہ 24(1) کے تحت کا دعویٰ صرف اس صورت میں کیا جاسکتا ہے جب نقصان ایک ہی سرے کے تحت پیدا ہوتا ہے اور جس منافع کے خلاف اسے طے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ دوسرے سرے کے تحت پیدا ہوتا ہے۔ جب دونوں ایک ہی سرے کے تحت پیدا ہوتے ہیں، تو یقیناً نقصان کا ٹا جاسکتا ہے لیکن یہ دفعہ 10 کے تحت کیا جاتا ہے نہ کہ دفعہ 24(1) کے تحت۔ آرایم میں پر یوی کونسل کا فیصلہ دیکھیں۔ ار۔ ار۔ آرایم۔ ارونا چلم چیٹیار بنام کمشنر انکم ٹیکس، مدراس (1)۔ موجودہ صورت میں، نقصان کا حساب صرف ایک کاروبار کے منافع اور نقصان کے کھاتے میں توازن قائم کر کے لگایا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں مختلف سروں کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ ان دونوں بنیادوں پر، اس لئے، تشخیص کنندہ کا تنازعہ نام ہونا چاہیے۔ کیونکہ، جب تک نقصان کو دفعہ 24 کے ذیلی دفعہ 1 کے تحت طے نہیں کیا جاسکتا اسے ذیلی دفعہ 2 کے تحت آگے بڑھایا نہیں جاسکتا ہے اور اگر اسے آگے بڑھایا نہیں جاسکتا تو اس کے تعین اور حساب کا سوال غیر متعلق ہو جاتا ہے۔

عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھتی ہے کہ جب دفعہ 34 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے تو ٹیکس دہندہ پوری کارروائی کو دوبارہ کھولنے کا حقدار نہیں ہوتا ہے کیونکہ مزید کارروائی آمدنی کے اس حصے کا اندازہ لگانے تک محدود ہوتی ہے جو تشخیص سے بچ گئی ہے۔ ہمیں اس پر کوئی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں جس سوال کا جواب دینا ہے وہ اس مقدمے کے حقائق اور حالات تک محدود ہے اور وہ صورت حال یہ ہیں: (1) کہ مقدمے کے کسی بھی مرحلے پر کسی بھی آمدنی، منافع یا اضافہ کا انکشاف کرتے ہوئے کوئی ریٹرن دائر نہیں کیا گیا تھا، (2) کہ بعد میں دفعہ 34 کے تحت کارروائی کی گئی تھی، اور (3) ان کارروائیوں کے دوران۔ تشخیص کنندہ نے دعویٰ کیا کہ ایک خاص نقصان کا تعین اور ریکارڈ کیا جانا چاہیے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ یہ ان وجوہات کی بنا پر نہیں کیا جاسکتا جو ہم نے دی ہیں اور اس کے نتیجے میں جس سوال کا حوالہ دیا گیا ہے اس کا صحیح جواب عدالت عالیہ نے منفی میں دیا تھا۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسٹر دکردی جاتی ہے۔

اپیل مسٹر دکردی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایجنٹ: پی کے مکھرجی۔

جواب دہندہ کی طرف سے ایجنٹ: جی۔ ایچ۔ راجادھیکش۔